© rasailojaraid.com

از امام ولی اللہ دہلویؒ

شرعی سزاؤں کا فلسفہ

اعلم ان من المعاصی ما شرع اللہ فیہ الحد و ذلک کل معصیۃ جمعت وجوہا من المفسدۃ بان کانت فسادا فی الارض واقتضابا علی طمانینۃ المسلمین وکانت لہا داعیۃ فی نفوس بنی آدم لاتزال تہیج فیہا ولہا ضراوۃ لایستطیعون الاقلاع منہا بعد ان اشربت قلوبہم لہا وکان فیہ ضرر لا یستطیع المظلوم دفعہ عن نفسہ فی کثیر من الأحیان وکان کثیر الوقوع فیما بین الناس فمثل ھٰذہ المعاصی لایکفی فیہا الترھیب بعذاب الآخرۃ بل لابد من اقامۃ ملامۃ شدیدۃ وایلام لیکون بین اعینہم ذلک فیردعہم عما یریدونہ۔ (حجۃ اللہ البالغۃ مبحث فی الحدود)

ترجمہ: جان لو کہ کچھ گناہ ایسے ہیں جن میں اللہ تعالٰی نے حد (دُنیاوی سزا) مقرر فرمائی ہے۔ اس لیے کہ ہر گناہ فساد کے کچھ اسباب پر مشتمل ہوتا ہے جس سے زمین میں خرابی ہوتی ہے اور مسلمانوں کا امن و سکون غارت ہوتا ہے۔ اس گناہ کی خواہش انسانوں کے دلوں میں ہوتی ہے جو برابر بڑھتی رہتی ہے اور دلوں میں خواہش کے جڑ پکڑ جانے کے بعد وہ اس بُری عادت سے نکلنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور اس میں ایسا ضرر ہے جسے مظلوم اپنے آپ سے دُور رکھنے کی اکثر اوقات طاقت نہیں پاتا اور یہ صورت بہت زیادہ لوگوں میں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ پس اس قسم کے گناہوں میں صرف آخرت کے عذاب سے ڈرانا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ شدید قسم کی سزا اور ملامت قائم کی جائے تاکہ وہ (سزا) ان کی آنکھوں کے سامنے ہو اور انھیں ان کے (بُرے) ارادوں سے باز رکھ سکے۔

© rasailojaraid.com